رسائل و مسائل

سگریٹ نوشی

سوال: سگریٹ نوشی کا کیا حکم ہے؟ یہ حلال ہے یا حرام؟ آپ نے اپنی کتاب **الحلال والحرام فی الاسلام** میں اسے حرام قرار دیا ہے' جب کہ بعض علما اسے جائز اور بعض اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے دین دار حضرات اور علماے کرام سگریٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ مغربی ممالک میں تحقیق سے پتا چلا ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد محض سگریٹ نوشی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور یہ کہ سگریٹ نوشی سے کینسر کا قوی امکان ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کی روشنی میں سگریٹ نوشی کا قطعی حکم بتائیں؟

جواب: سگریٹ یا تمباکو ۱۰ویں صدی ہجری کے آخر میں دریافت ہوا۔ اس کے بعد سے یہ مسلسل عام اور مقبول ہوتا چلا گیا۔ چونکہ حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں اس کا وجود نہیں تھا' اس لیے علماے کرام اس کے حکم کے سلسلے میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ بعض اسے حرام قرار دیتے ہیں' بعض کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مباح اور بعض علما اس سلسلے میں خاموش ہیں اور کوئی رائے نہیں رکھتے (**مطالب اولی**' ج ۶' ص ۲۱۸)۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ تمام فریقوں کے دلائل پیش ہیں:

حرمت کے دلائل

۱- **نشے کا پایا جانا:** اگرچہ یہ نشہ بہت قلیل مقدار میں ہوتا ہے اور اس کا احساس اس شخص کو کم از کم ضرور ہوتا ہے جس نے ابھی سگریٹ پینے کی ابتدا کی ہو۔ یہ ایک شرعی قاعدہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے' اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ اس قاعدے کی بنیاد پر سگریٹ بھی حرام ہے کیوں کہ اس میں قلیل مقدار میں نشہ موجود ہوتا ہے' یا کم از کم اس میں ذہن کو مدہوش کرنے کی صلاحیت ہے۔

۲- **مالی اور جسمانی نقصان کا پایا جانا:** اس بات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ سگریٹ انسانی صحت کے لیے کس قدر مہلک ہے۔ اس کے نقصان کا اندازہ ان رپورٹوں سے لگایا جا سکتا ہے جو وقتاً

فوقتاً مغربی ممالک کے محققین نشر کرتے ہیں کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے کتنے لوگ کینسر کے مرض میں مبتلا ہوئے اور کتنے لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ اسلامی شریعت کا یہ اصول ہے کہ ہر وہ چیز، جس میں انسانی جسم و جان کے لیے نقصان کا عنصر نمایاں ہو، حرام ہوتی ہے۔ شراب کو جب اللہ نے حرام کیا تو اس کی حرمت کی وجہ یہی بتائی کہ اس میں نقصان کا عنصر اس کے فائدے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اسی طرح اس میں مالی نقصان بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سگریٹ نوشی سراسر فضول خرچی ہے۔ سگریٹ پینے والا ہر دن نہ جانے کتنے روپے کا سگریٹ پھونک ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی سے منع فرمایا ہے۔ فضول خرچ کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط (بنی اسرائیل ۱۷: ۲۶-۲۷) فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔

کراہت کے دلائل

۱- سگریٹ نوشی جسم انسانی کے لیے مضر بھی ہے اور مہلک بھی۔

۲- اگر یہ فضول خرچی نہیں ہے تو کم از کم مال کی بربادی ضرور ہے۔ اس مال کو کسی اچھے کام میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

۳- اس کی بو، ان لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے جو سگریٹ نہیں پیتے۔

۴- سگریٹ نوشی بہرحال شرافت اور اخلاق حمیدہ کے خلاف ہے۔

۵- سگریٹ نوشی بہتر عبادات کی ادائیگی میں مانع ہے۔

۶- سگریٹ کے عادی کو کچھ دنوں کے لیے سگریٹ نہ ملے تو وہ ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایک حنفی عالم دین الشیخ ابوسہل محمد بن الواعظ فرماتے ہیں کہ ان سب دلیلوں کی بنیاد پر سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ حرام نہ بھی ہو تو اس کے مکروہ ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

جواز کے دلائل

جن لوگوں نے اسے جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اسلامی شریعت کی رو سے دنیا کی ہر شے کی اصل یہ ہے کہ وہ حلال ہے سوائے ان چیزوں کے جن کی حرمت یا کراہت کی دلیل قرآن و سنت میں موجود ہو۔ اس قاعدے کی رو سے سگریٹ نوشی بھی جائز ہے کیوں کہ اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جہاں تک نشے کا سوال ہے تو یہ کہنا سراسر غلط ہو گا کہ سگریٹ میں نشہ ہوتا ہے کیوں کہ نشہ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں عقل کام کرنا چھوڑ دے۔ ظاہر ہے کہ سگریٹ نوشی سے ایسی کیفیت نہیں پیدا ہوتی۔ اسی طرح فضول خرچی کا دعویٰ کرنا بھی غلط ہے کیوں کہ اس طرح مال خرچ کرنا صرف سگریٹ

کے ساتھ خاص نہیں۔ انسان اپنی روز مرہ کی زندگی میں بہت ساری ضرورتوں پر اسی طرح مال خرچ کرتا ہے۔

بعض علما کہتے ہیں کہ اگر سگریٹ نوشی کی وجہ سے کسی کو نقصان ہو رہا ہو تو اس کے لیے سگریٹ حرام ہے۔ لیکن اگر کسی کو اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اس کے لیے جائز ہے۔ اگر اس سے کسی بیماری کا علاج مقصود ہو تو اس کا استعمال واجب ہے۔

علماے کرام کی مختلف آرا اور ان کی دلیلوں کو سننے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تمام علماے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ چیز جس میں جسمانی یا مالی نقصانات ہوں وہ شرعاً ناجائز ہے۔ البتہ ان علما کے درمیان اختلاف اس بات پر ہے کہ سگریٹ کے اندر جسمانی اور مالی نقصانات ہیں یا نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تحقیق و جستجو کے بعد اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ سگریٹ کے اندر جسمانی اور مالی نقصانات موجود ہیں تو تمام علما اس پر متفق ہو جائیں گے کہ سگریٹ شرعاً جائز نہیں ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سگریٹ کے نقصانات کو ثابت کرنے کا مجاز کون ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ فقہا اور علماے دین اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ وہ سگریٹ کے نقصانات کو ثابت کریں۔ یہ ان کا میدان نہیں ہے۔ ان نقصانات کو ثابت کرنا ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کا کام ہے۔ اور یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ مختلف طبی تحقیق کے نتیجے میں تمام علماے طب اس بات پر متفق ہیں کہ سگریٹ نوشی صحت کے لیے تباہ کن ہے۔ خاص طور پر پھیپھڑوں کے لیے یہ انتہائی خطرناک ہے۔ سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں کا کینسر اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ساری دنیا اس پر پابندی لگانے کے لیے آواز بلند کر رہی ہے۔ ان نقصانات کے علاوہ کچھ ایسے نقصانات ہیں جن کا اندازہ ہر خاص و عام لگا سکتا ہے۔ مثلاً منہ میں بدبو کا پیدا ہونا، اس کے دھویں سے آس پاس کے لوگوں کو تکلیف، کھانسی کے مرض میں مبتلا ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ وہ زہر جو فوری اثر کر جائے اور انسان کی جان لے لے اور وہ زہر جو رفتہ رفتہ اور بہ تدریج انسان کی جان لے، جسے ہم slow poison بھی کہتے ہیں، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ دونوں شریعت کی نظر میں حرام ہیں۔ بے شبہ سگریٹ کا شمار اس زمرے میں کیا جا سکتا ہے جو بہ تدریج انسان کی جان لیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ سگریٹ کی ہلاکت خیزی سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص جان بوجھ کر خود کو ہلاک کرے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○ (النساء ۴:۲۹) اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین کرو کہ اللہ تمھارے اوپر مہربان ہے۔

امام نووی اپنی کتاب الروضۃ میں فرماتے ہیں: "ہر وہ چیز جس کا کھانا ضرر رساں ہو، اس کا کھانا حرام

ہے اور ہر وہ پاک چیز جس میں ضرر نہیں ہے اس کا کھانا جائز ہے"۔

سگریٹ میں اس جسمانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان بھی ہے۔ ایک ایسی چیز کے لیے مال خرچ کرنا جس میں نہ دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا اور جو جسم کے لیے مضر ہے، اسراف نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ فرماتا ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ (الاعراف ۷:۳۱) اور فضول خرچی نہ کرو بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔

سگریٹ میں جسمانی اور مالی نقصان کے علاوہ ایک اور نقصان بھی ہے اور وہ ہے نفسیاتی نقصان۔ یعنی سگریٹ پینے والا رفتہ رفتہ اس قدر سگریٹ کا عادی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ اب وہ چھوڑنا بھی چاہے تو چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر سگریٹ نہ ملے تو اس کی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ وہ پاگلوں کی سی حرکتیں کرتا ہے اور انتہائی نقاہت اور پژمردگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سگریٹ کو پانے کے لیے ایک عادی شخص اپنی بیوی، بال بچوں پر مالی خرچ کرنے کے بجائے سگریٹ خرید کر پھونک دیتا ہے۔ اور اس کے بچے بھوکے رہ جاتے ہیں یا ان کی لازمی ضروریات پوری نہیں ہو پاتی ہیں۔

ان سب نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سگریٹ نوشی کو جائز قرار دینا کسی طور پر درست معلوم نہیں ہوتا۔ ان نقصانات کی بنا پر اسے حرام نہیں تو کم از کم مکروہ ضرور قرار دینا چاہیے۔ تاہم مذکورہ دلائل کی روشنی میں میری رائے یہ ہے کہ سگریٹ نوشی حرام ہے کیوں کہ اس میں ایک دو نہیں بلکہ تین تین نقصانات ہیں، یعنی جسمانی، مالی اور نفسیاتی، اور ان کے مقابلے میں فائدہ کچھ بھی نہیں ہے۔

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پینے سے راحت ملتی ہے، ذہنی سکون ملتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہ راحت اسے ملتی ہے جو اس کا عادی ہو گیا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص منشیات کا عادی ہو گیا ہو۔ منشیات کے استعمال سے اسے راحت نصیب ہو گی اور نہ ملنے کی صورت میں بے حد تکلیف ہو گی۔

چند توجہ طلب امور

سگریٹ نوشی پر اس فتویٰ کے ساتھ ساتھ میں چند باتوں کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں:

۱- بعض حضرات سگریٹ کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ سگریٹ ترک کرنا ان کے بس سے باہر ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو بشرط کوشش معذور سمجھا جائے گا۔ یہ اس کی نیت پر منحصر ہے کہ وہ سگریٹ چھوڑنے کے لیے واقعی کس قدر کوشش کر رہا ہے اور سگریٹ چھوڑنے کے معاملے میں کس قدر مخلص ہے۔

۲- سگریٹ کے حرام ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ شراب اور زنا جیسی حرام چیزوں کے برابر حرام ہے۔ اسلامی شریعت میں حرام چیزوں کے بھی کئی درجے ہیں۔

۴۔ وہ حرام چیز جس کی حرمت میں اختلاف ہو' اس حرام چیز کے برابر نہیں ہو سکتی جس کی حرمت پر اتفاق ہو۔ اس لیے سگریٹ پینے والے کو فاسق کہنا یا اس کی گواہی کو کالعدم قرار دینا' اسے امامت کے حق سے محروم کرنا صحیح نہیں ہے۔

سائل کو اس بات پر حیرت ہے کہ بعض علماے کرام بھی سگریٹ نوشی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ علماے کرام گناہوں سے پاک مخلوق نہیں ہیں۔ غلطیاں ان سے بھی ہو سکتی ہیں۔ آپ نہیں دیکھتے کہ ڈاکٹر حضرات سگریٹ کے خلاف لمبی تقریریں کرتے ہیں اور پھر خود بھی سگریٹ پیتے ہیں۔ ایسا اس لیے ہے کہ وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں اور اب وہ اسے چھوڑ نہیں سکتے۔

سگریٹ پینا اگر مردوں کے حق میں ایک قابل مذمت فعل ہے تو عورتوں کے لیے کہیں زیادہ قابل مذمت ہے کیوں کہ یہ نسوانی حسن اور وقار کے خلاف ہے۔

ہر سگریٹ پینے والے کو میری یہ نصیحت ہے کہ مضبوط ارادے کے ساتھ یک بارگی سگریٹ پینا بند کر دیں۔ رفتہ رفتہ ترک کرنے کی کوشش اکثر بارآور ثابت نہیں ہوتی۔ جس کے پاس ارادہ کی مضبوطی نہ ہو اسے چاہیے کہ بہت قلیل مقدار میں سگریٹ نوشی کرے۔ دوسروں کے سامنے اس کی برائی بیان کرے۔ دوسروں کو اس کی ترغیب نہ دے۔ کسی کو سگریٹ پیش نہ کرے اور اللہ سے دعا کرتا رہے کہ وہ اسے اس آفت سے نجات دے دے۔

نوجوان نسل سے میری اپیل ہے کہ وہ اس آفت کی طرف رخ بھی نہ کریں۔ اکثر بچے محض یہ ثابت کرنے کے لیے کہ اب وہ بڑے ہوگئے ہیں' سگریٹ پینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ زبردست غلطی ہے۔ نوجوانوں کا سگریٹ چھوڑنا قدرے آسان ہے کیوں کہ ابھی وہ اس کے عادی نہیں ہوتے ہیں۔

حکومت سے میری اپیل ہے کہ وہ تمام وسائل کو بروے کار لاتے ہوئے معاشرے کو اس مصیبت سے پاک کرنے کی کوشش کرے چاہے اس کی راہ میں کتنی ہی دولت کیوں نہ خرچ کرنی پڑے۔ انسانی صحت بہرحال دولت سے زیادہ قیمتی شے ہے (فتاویٰ یوسف القرضاوی' مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز' نئی دہلی' ص ۳۰۹-۳۱۵)۔

ضرورت کے لیے جھوٹ بولنا' رشوت دینا

س : ملک میں اس وقت شادی اور ولیمہ کے موقع پر شادی ہال اور کلبوں میں کی جانے والی کھانے کی دعوتوں پر پابندی ہے' گھر میں مہمانوں کو کھلایا جاسکتا ہے' جب کہ کلبوں اور شادی ہال میں ختم قرآن اور عقیقہ کی تقریبات کے لیے کھانا کھلانے کی اجازت ہے۔ عام طور سے یہ تقریبات اتنے

بڑے پیمانے پر منعقد نہیں کی جاتیں۔ لوگ ختم قرآن اور عقیقہ کے عنوان سے این او سی (NOC) لے کر ان مقامات پر دعوت کا انتظام کر لیتے ہیں۔ ایک تو غلط بیانی کی جاتی ہے اور این او سی کے لیے کچھ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔ کیا یہ رشوت کے تحت آجاتا ہے؟ ضمیر ایسی دعوتوں کو کھانے اور کھلانے پر ملامت ہی کرتا ہے، جب کہ نفس یہ تاویل پیش کرتا ہے کہ اپنے تمام عزیز، رشتہ دار مختلف وجوہات سے عموماً ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو پاتے، خوشی کے اس موقع پر ایک جگہ مل کر بیٹھ جاتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

ج: شادی بیاہ کے موقع پر ولیمہ کا اہتمام معاشرتی ضرورت سے زیادہ ایک سنت ہے۔ اگر اسے سنت کی روح کے ساتھ کیا جائے تو کسی خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے ولیمہ کی تقریبات میں نہ تو اس دور کے رواج کی مناسبت سے تمام شہر یا تمام قبائل کے افراد کو مدعو کیا، نہ ایک ہفتہ تک برقی قمقمے، تیل کے دیے اور موم بتیاں مکان کی دیواروں اور آس پاس کے درختوں پر لگا کر اپنی دولت و ثروت کا اظہار کیا۔ آج بھی اگر اس سادگی کو اختیار کر لیا جائے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کا طریقہ تھا تو ہم سنت کی پیروی بھی کر سکتے ہیں اور معاشرتی ضرورت یعنی عقد نکاح کے معاشرتی اعلان کا مقصد بھی پورا ہو سکتا ہے۔

سوال کے دوسرے حصے میں آپ نے جس حیلہ کا ذکر کیا ہے اگر اس کا مقصد فی الواقع ختم قرآن کے ذریعے لوگوں کو اللہ کے دین کی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہو اور ساتھ ہی شادی کے موقع پر آئے ہوئے اعزہ اور دوستوں کی سادہ سی ضیافت بھی ہو جائے تو اس میں کوئی غلط بیانی نہیں ہوگی۔ لیکن اگر مقصد تو ولیمہ ہو، جب کہ قانونی کارروائی کسی اور عنوان سے کی جائے تو ایسا کرنا اسلامی اخلاق کے منافی ہے۔ اگر رشتے داروں کو جمع کرنا مقصود ہے تو کیوں نہ اسے واقعی فہم قرآن کی محفل ہی کے طور پر منعقد کیا جائے تاکہ اس کا اجر بھی ملے اور شرکاے محفل کو عملی طور پر فائدہ بھی ہو۔ جھوٹ اور غلط بیانی بہرصورت غلط ہے۔ صرف ایک شکل میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے یعنی کسی خاندان یا دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے درمیانی فریق کی طرف سے کوشش کے دوران کوئی غلط بیانی۔ اس کے علاوہ جھوٹ اور غلط بیانی ہر شکل میں ایک گناہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ولیمہ کی تقریب ملکی قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے منعقد کرنا چاہیے۔ اگر اس میں سب دوست اور اعزہ شرکت نہ کر سکیں، یہ غلط بیانی سے بہتر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کوشش کرتے رہیے کہ خود ملکی قانون میں مناسب تبدیلی کے ذریعے ولیمہ کو سادگی کے ساتھ کرنے کی اجازت حاصل ہو جائے (پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد)۔